Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون: ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۶۰ | منگل ۲۴ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ؛ ۲۵ ظہور ۱۳۶۰ ہش ؛ ۲۵ اگست ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۹۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۳ - ظہور / اگست - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۲۰ / اگست ۱۹۸۱ء کی اطلاع کے مطابق

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ صحت و سلامتی سے رکھے۔ عالمگیر غلبۂ دین حق کے لیے آپ کے پروگراموں اور منصوبوں کو روح القدس کی تائید سے نوازے اور ہم احمدیوں کو حضور کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور ناساز چلی آرہی ہے احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین ؛

کوچنگ کلاسوں کا مقصد حضور کے ارشاد کے پیش نظر طلباء کا معیارِ تعلیم بلند کرنا ہے

حضور چاہتے ہیں احمدی طلباء بورڈوں اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کریں

احمدی طلباء کو تعلیم میں دلچسپی دلانے کیلئے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی کارآمد عملی نصائح

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام فری کوچنگ کلاس کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوگئی

ربوہ - ۲۲ ظہور / اگست - احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے سرپرست محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا ہے کہ ایسوسی ایشن کے تحت فری کوچنگ کلاسز جاری کرنے کا مقصد یہ ہے کہ احمدی طلباء سیدنا حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش اور ارشاد کو پورا کرتے ہوئے اپنا معیار تعلیم بلند کریں اور بورڈوں اور یونیورسٹیوں میں اوّل دوم سوم پوزیشنیں حاصل کریں۔ محترم صاحبزادہ صاحب احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور، ربوہ اور فیصل آباد کے زیر اہتمام اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تعاون سے جاری شدہ فری کوچنگ کلاس کے اختتامی اجلاس سے یہاں ایوانِ محمود کے لائبریری روم میں خطاب فرما رہے تھے۔ یہ کوچنگ کلاس ایف اے اور ایف ایس سی کے طلباء کے لیے منعقد کی گئی تھی اور ۴ / جولائی ۱۹۸۱ء سے ۲۰ / اگست ۱۹۸۱ء تک جاری رہی۔

محترم صاحبزادہ صاحب اپنے خطاب میں اس امر پر زور دیا کہ اساتذہ کو پڑھائی کے لیے طلباء سے براہِ راست اور ذاتی تعلق قائم کرکے پوری توجہ سے پڑھانا چاہیئے اور اس میکانکی انداز کی پڑھائی سے گریز کرنا چاہیئے جس کے نتیجے میں طلباء کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی اور اچھے بھلے ذہین طلباء تعلیم سے متنفر ہوکر غیر نصابی سرگرمیوں میں اپنا وقت برباد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہ کوچنگ کلاسز اسی مقصد کے لیے شروع کی گئی ہیں اور ان کلاسوں کی کامیابی سے یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ مقصد زیادہ احسن طریق پر پورا ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ بعض اوقات ذہین طالب علم اپنی ذہانت کے باوصف کلاس میں پڑھائی کے دوران بور ہو رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ کُند ذہن طالب علم جو رٹے کا عادی ہو وہ ایسی بات کو بھی سنتا رہتا ہے جو اس کی سمجھ میں نہ آئے اس لیے کہ اس نے سمجھ کر نہیں پڑھنا ہوتا جبکہ ایک ذہین طالب علم کو اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے اور استاد الجھن دور کئے بغیر پڑھاتا چلا جائے تو اس کی طبیعت بہت جلد اُکتا جاتی ہے۔ انہوں نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ محبت جوش اور جذبہ سے پڑھائیں اور طلباء کی نفسیات کو سمجھ کر اور اس میں ڈوب کر پڑھائیں انہوں نے کہا کہ ان کلاسز سے واپس جاکر طلباء کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ وہ پہلے سے بدلے ہوئے طلباء ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ان طلباء کے لیے جو ایسی کلاسز میں شامل ہونے کے لیے نہیں آسکتے۔ پڑھائی کا نہایت عمدہ طریق تجویز فرمایا۔ آپ نے کہا کہ جن طلباء کو پڑھائی میں دلچسپی پیدا نہیں ہوتی یا کتاب کھولتے ہی جن کو نیند آنے لگتی ہے وہ اس طریق پر عمل کریں کہ اپنے کسی ساتھی طالب علم کو ساتھ ملائیں۔ اور وقت طے کرکے روزانہ کسی مضمون کے ایک یا دو سوال اس طرح سے تیار کریں کہ ایک روز ایک طالبعلم ایک یا دو سوال خوب اچھی طرح تیار کرے اس نقطۂ نظر سے کہ اس نے اپنے ساتھی طالب علم کو یہ سوال سمجھانے ہیں اور پھر وہ حتی الوسع کوشش کرے کہ وہ بغیر کتاب دیکھے مقررہ وقت پر یہ سوال اپنے ساتھی کو سمجھائے۔ اگلے روز دوسرا طالب علم انہی سوالوں کو اپنے طور پر تیار کرے اور اگلے دن پہلے طالب علم کو زبانی سمجھائے گویا کہ وہ استاد ہے اور اپنے شاگرد کو لیکچر دے رہا ہے۔ اس انفرادی توجہ سے دونوں طلباء کو دلچسپی پیدا ہوگی اور جو بات ان کو بور لگتی تھی وہ اس کو نہ صرف دلچسپی سے پڑھیں گے بلکہ بہت اچھی طرح سمجھ بھی جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ طریق انہوں نے ایک طالب علم پر آزمایا اور اس طالب علم کی والدہ کا خط آیا ہے کہ اب ان کا بیٹا پڑھائی کے دوران نیند کا شکار نہیں ہوتا اور پڑھنے میں دلچسپی لیتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ اس طریق پر عمل کرکے احمدی طلباء چوٹی کے نمبر لینے والے بن سکتے ہیں

صاحبزادہ صاحب نے اپنا ایک ذاتی تجربہ بتایا کہ جس طالب علم کا خط خراب ہو اور پھر وہ سست رفتاری سے لکھتا ہو تو وہ اگر اپنے ذہن کو کنٹرول نہیں کرے گا تو کمرۂ امتحان میں ہر سوال کو غیر ضروری وقت دیکر طویل کر دیگا اور نتیجۃً دوسرے سوال رہ جائیں گے اس لیے امتحان میں کبھی غیر ضروری طوالت اختیار نہ کریں بلکہ ہر سوال کا جواب لکھیں اور امتحان میں ہر سوال کا وقت مقرر کرکے اسے مناسب وقت دیں۔ صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ وہ خود جوابوں کو مناسب وقت نہ دینے کی خرابی کا شکار رہے۔ نتیجۃً تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کے بعد اپنی اس کمزوری کی اصلاح کی نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے ہی سال اپنی کلاس میں اوّل رہے اور پھر جب ایک دفعہ اوّل آنے کا چسکا پڑ گیا تو پھر ہر سال محنت کرتے رہے اور آخری کلاس میں اوّل رہ کر انہوں نے جو نمبر حاصل کئے وہ ریکارڈ کئی برسوں تک نہ ٹوٹ سکا۔ صاحبزادہ صاحب نے ایک اور طریق یہ بیان فرمایا کہ طلباء آپس میں ایک دوسرے کو پرچہ سیٹ کرکے دیں اور ایک دوسرے کا امتحان لیا کریں اور خوب کس کر نمبر لگایا کریں۔ اس طرح سے ان دونوں طالب علموں کو جو آپس میں یہ طریق اختیار کریں گے فائدہ ہوگا۔

صاحبزادہ صاحب نے فری کوچنگ کلاس کے منتظمین کو یہ کامیاب کلاس منعقد کرنے پر خراج تحسین پیش کیا اور اساتذہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اساتذہ نے بھی بہت محنت اور کوشش سے پڑھایا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ سالوں میں یہ کلاس بہتر ہوتی چلی جائے گی۔

آخر میں صاحبزادہ صاحب نے کلاس کے مختلف مضامین میں اوّل دوم آنے والے طلباء کو انعامات تقسیم فرمائے اور آخر میں دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ شوال ۱۴۰۱ھ

۲۵ ظہور ۱۳۶۰ ہش

مذہبی آزادی کے سب سے بڑے علمبردار

جتنے بھی انبیاء اور رسول دنیا میں مبعوث ہوئے وہ مذہبی آزادی کے علمبردار بن کر مبعوث ہوئے۔ اپنی اپنی قوموں سے ان کا مطالبہ یہ نہیں ہوتا تھا کہ جس حق کو وہ ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ اسے منوانے کے چھوڑیں گے بلکہ مطالبہ یہ ہوتا تھا کہ قوم انہیں حق کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے دے جو لوگ اسے قبول کرنا چاہیں قبول کرلیں اور جو قبول نہ کرنا چاہیں وہ اسے قبول نہ کریں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں سے زبردستی حق کو قبول کرانا ان کے فرائض منصبی میں شامل ہی نہ ہوتا تھا۔

وجہ مخاصمت ہمیشہ یہ امر ہوتا تھا کہ قوم کی غالب اکثریت ان سے یہ مطالبہ کرتی تھی کہ وہ جسے حق قرار دے رہے ہیں لوگوں میں اس کی اشاعت نہ کریں۔ اس کے بالمقابل انبیاء علیہم السلام کا موقف یہ ہوتا تھا کہ جب ہم کسی کو حق قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتے تو ہمیں ہمارے دین پر قائم اور اس پر عمل پیرا رہنے دو اور تم اپنے دین پر قائم اور اس پر عمل پیرا رہو۔ ان کے مخالفین ان کا یہ حق تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ اور بالجبر ان کی تبلیغ روکنے کی خاطر ان کے اور ان کی آواز پر لبیک کہنے والوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم کر دیتے تھے۔ حق اور باطل کی آویزش کی اصل وجہ یہی ہوتی تھی کہ اہل حق آزادیٔ مذہب کا مطالبہ کرتے تھے جبکہ ان کے مخالف انہیں یہ حق دینے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قریش مکہ کو خدائی حکم کے ماتحت پیغام پہنچایا تو ساتھ ہی لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ اور لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ کا نعرہ بھی بلند کیا۔ اور پھر یہ اعلان بھی کیا:۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکہف ۳۰)

ترجمہ:۔ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی (نازل ہوئی) ہے۔ پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کردے۔

سو گویا اس آیت کی رو سے آپؐ نے قریش مکہ کو انکار کرنے کی کھلی چھٹی دی یعنی ان کے اس حق کو تسلیم کیا کہ وہ اگر سچائی کو قبول کرنا نہیں چاہتے تو وہ اسے رد کرنے میں آزاد ہیں لیکن انہیں یہ حق نہیں ہے کہ جو اسے قبول کرنا چاہتے ہیں انہیں بھی قبول نہ کرنے پر مجبور کریں یا جو قبول کر چکے ہیں ان کے خلاف ظلم کا بازار گرم کر کے ایسے حالات پیدا کریں کہ وہ تنگ آکر اسے ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

پھر آپؐ نے کافروں کا یہ حق بھی تسلیم کیا کہ اگر وہ حق کو قبول کرنا نہیں چاہتے اور اپنے ہی مسلک پر قائم رہنا چاہتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ وہ اپنے مسلک پر قائم رہ سکتے ہیں بلکہ وہ آزاد ہیں کہ اس پر پورے طور پر عمل بھی کریں لیکن اپنے دینی مسلک پر عمل پیرا ہونے کا حق انہیں آپؐ کو بھی دینا چاہیئے۔ اور انہیں از روئے عدل مساویانہ بنیاد پر آپؐ کا یہ حق تسلیم کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر آپؐ نے فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۳۶)

ترجمہ:۔ اے میری قوم تم اپنے طریق پر عمل کرو۔ میں بھی (اپنے طریق پر) عمل کرونگا پھر تم جلد ہی (اصل حقیقت) معلوم کر لوگے۔

اور یہی بات حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے کہی تھی کہ جھگڑنے اور فساد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک دوسرے کا یہ حق تسلیم کرلو کہ ہر کوئی اپنے اپنے طریق اور مسلک پر عملدرآمد میں آزاد ہے۔ یہ امر کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں ہے خود بخود واضح ہو جائے گا چنانچہ انہوں نے فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۔۔۔۔ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ (ھود آیت ۹۴)

ترجمہ:۔ اے میری قوم تم اپنی جگہ (اپنے مسلک پر) عمل کئے جاؤ۔ میں بھی اپنی جگہ (اپنے دین پر) عمل کر رہا ہوں ۔۔۔۔ اور تم (بھی اپنے اور میرے انجام کا) انتظار کرو۔ میں بھی یقیناً تمہارے ساتھ (نتیجہ کا) منتظر رہوں گا۔

آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کا یہ ایسا پیارا اور دل موہ لینے والا اصول ہے جس کے نتیجہ میں مذہب کے نام پر ہر قسم کے ظلم اور فساد کی جڑ کٹ جاتی ہے اور صلح و آشتی کی ایسی مستحکم بنیاد پڑتی ہے کہ امن میں کبھی خلل پڑ ہی نہیں سکتا۔

انبیاء علیہم السلام آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کے علمبردار تھے۔ اور اس کے سب سے بڑے علمبردار نبیوں کے سردار افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنہوں نے ببانگ دہل لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ اور لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ کا اعلان کیا اور فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ کا اعلان کر کے مذہبی آزادی کی بلا استثناء سب کو آزادی دی۔

بندۂ رحمان انور

محترم مولوی عبدالرحمٰن انور مرحوم مکی یاد میں

بندۂ رحمان انور — صاحبِ ایمان انور
عزم راسخ بات پختہ — حق ہے تھے ذیشان انور
رازدانِ ابنِ فارس — صاحبِ پیمان انور
خادمِ دینِ محمدؐ — خادمِ قرآن انور
گوہرِ تقوےٰ کے حامل — صاحبِ عرفان انور
ناصرِ دینِ متیں کے — تابعِ فرمان انور
تم پہ رحمت ہو خدا کی — ہر گھڑی ہر آن انور

دل سے طاہر کی دعا ہے
بخش دے رحمان انور

(پسر مکرم طاہر ... ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہماری دعا

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی مبارک تحریک کے سلسلہ میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں تو یہ پتہ نہیں کتنے مال کی ضرورت ہے ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اسی مقصد کے حصول کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کر کے ہم اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے بارہ میں سکھ ودوانوں کی عجیب و غریب غلط بیانیاں

مکرم گیانی عباداللہ صاحب ربوہ

۴

۷۔ سکھ ودوانوں نے اسلام کے بارہ میں اپنے خیالات بیان کرتے ہوئے جو گوہر فشانیاں کی ہیں اس کی چند ایک مثالیں ہم اپنے مضمون کی پہلی تین اقساط میں بیان کر چکے ہیں۔ ان مثالوں سے یہ حقیقت واضح ہے کہ سکھ ودوانوں نے اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی کہ وہ جو کچھ بیان کر رہے ہیں اس کا اسلام کی اصل تعلیم سے کوئی واسطہ یا تعلق بھی ہے کہ نہیں انہوں نے جو دل چاہا لکھ دیا اور اسے اسلام کا نام دے دیا۔ اس کی چند اور مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ

"مسلمان کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا صرف ایک ہی پیغمبر ہے جس سے یہ واضح ہے کہ خدا تعالیٰ سب کے لئے یکساں نہیں ..... اگر اسلامی نقطہ نگاہ لیا جائے کہ خدا نے صرف ایک ہی پیغمبر پیدا کیا ہے تو وہ خالق کیسے ہو سکتا ہے۔"

(پنتھ پرکاش دہلی ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء)

اس اقتباس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا اسلام سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ واسطہ۔ مسلمانوں کے کسی بھی فرقہ یا فرد کا یہ عقیدہ نہیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی پیغمبر ہوا ہے یہ سراسر بہتان ہے جو اسلام کی تعلیم سے ناواقفیت کا ثبوت دیتا ہے۔ قرآن شریف کا یہ واضح ارشاد ہے کہ

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ
اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

(سورۃ النحل آیت ۳۷)

یعنی اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر قوم میں سے اپنے نبی اور رسول مبعوث کئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور شیطان سے بچنے کی تلقین کی۔

اسلام نے تو تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ قرآن شریف کی مقدس اور پاکیزہ تعلیم کے مطابق اگر کوئی شخص کسی ایک نبی اور رسول کا انکار کر دے تو وہ اپنے پر نجات کے دروازے بند کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اسلام کی رو سے وہی نجات یافتہ ہے جو خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لائے اور ان کا احترام صدق دلی سے کرے چنانچہ قرآن شریف کا ارشاد ہے

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ
الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَ
النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ۔
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ
دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ

(آل عمران آیات ۸۵ و ۸۶)

قرآن شریف کی اس مقدس آیت میں ایک مسلمان کو تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور ہر سچا مسلمان خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہے۔ اور کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتا۔

مشہور سکھ ودوان سردار کاہن سنگھ نابھہ کو یہ حقیقت مسلّم ہے کہ

"اسلامی کتب میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا ہونا مذکور ہے جو سوا لاکھ ہی سمجھنے چاہئیں"

(مہان کوش صفحہ ۱۳۰)

ایک اور سکھ ودوان رقم طراز ہے۔

"یہودیوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے بہت سے نبی رسول اور پیغمبر ہو گذرے ہیں جن کی تعداد کا اندازہ سوا لاکھ تک لگایا جاتا ہے۔"

(شیر پنجاب دہلی پورن ماشی نمبر ۱۹۵۴ء)

اب ناظرین غور فرمائیں کہ اخبار پنتھ پرکاش نے یہ کس قدر غلط بیانی کی ہے کہ مسلمان خدا کا صرف ایک رسول تسلیم کرتے ہیں۔ ایسے مسلمان کون ہیں اور کس ملک میں آباد ہیں۔ اس کی کوئی نشان دہی نہیں کی گئی۔ اسلام کی مقدس کتب میں مختلف قوموں اور ملکوں میں سوا لاکھ پیغمبروں کا لوگوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں مبعوث ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اور اسلام کے اس خیال کی تائید گورو گرنتھ صاحب میں بھی کی گئی ہے چنانچہ مرقوم ہے کہ

"سوالاکھ پیغمبر تاں کے"

(بھیروں کبیر صفحہ ۱۱۶۱)

یعنی حضرت آدم (علیہ السلام) سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سوالاکھ پیغمبر ہیں"

(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱۶۱)

اسی سلسلہ میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد ہے

"سوالاکھ پیغمبر آئے دنیا ماہیں
آپو آپنی نوبتیں سبھو چلائے راہیں"

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۳)

یعنی اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً سوالاکھ پیغمبر اور رسول علیہم السلام مبعوث ہوئے ہیں اور ان سب نے اپنے اپنے رنگ میں لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی تلقین کی اور لوگ ان کی پاکیزہ تعلیم پر عمل کر کے خدا رسیدہ بن گئے۔ خدا ان کا ہو گیا اور وہ خدا کے ہو گئے

پس ہفت روزہ "پنتھ پرکاش" دہلی میں اسلام اور مسلمانوں کے تذکرہ میں ایک بہت بڑی غلط بیانی کی گئی ہے کہ مسلمان صرف اور صرف ایک ہی خدا کا رسول تسلیم کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دوسری قومیں تو صرف اور صرف اپنے نبی یا رسول کو ہی مانتی ہیں مگر محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم مسلمان دنیا کی تمام قوموں کے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں اور ان کا صدق دل سے احترام کرتے ہیں اور کسی ایک نبی کے انکار کو سلب ایمان کا موجب یقین کرتے ہیں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کا یہ ارشاد ہے

"ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود مہر انورے
ہر رسولے بود ظل دیں پناہ
ہر رسولے بود باغے مثمرے

(براہین احمدیہ)

۸۔ ایک سکھ ودوان نے اسلام کے تذکرہ میں ایک یہ خلاف حقیقت بات اسلام کی طرف منسوب کرنے کی جسارت کی ہے کہ

"حضرت نبی کریم پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) عرب میں پیدا ہوئے اور وہاں سے انہوں نے اسلام مذہب جاری فرمایا۔ ان کی پیدائش پر کئی صدیاں گذر گئی ہیں۔ انہیں خدا کا بیٹا ماننے والے مسلمان یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ انہیں ایک مرتبہ فرشتہ جبرائیل کندھوں پر اٹھا کر آسمان پر لے گیا تھا اور اس دن کو معراج شریف کہا جاتا ہے"

(روزنامہ اجیت جالندھر ۷ نومبر ۱۹۶۹ء)

اس بات کا مضمون نگار نے کوئی تذکرہ نہیں کیا کہ کون سے مسلمان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کروڑوں کروڑ مسلمانوں میں سے ایک بھی مسلمان ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بیٹے تھے۔ سبھی مسلمان حضورؐ کو خدا کا مقدس رسول اور خاتم النبیین سید المرسلین ہی تسلیم کرتے چلے آ رہے ہیں یہ سراسر بہتان اور افترا ہے جو مسلمانوں کے سر تھوپا گیا ہے۔ اسلام نے تو خدا تعالیٰ سے متعلق واضح الفاظ میں یہ اعلان فرمایا ہے کہ

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

(سورہ اخلاص)

یعنی نہ تو اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اور نہ وہ خود کسی کا بیٹا ہے وہ واحد و یگانہ ہے۔ اور تمام کائنات کا خالق اور مالک ہے۔

اسی سلسلہ میں قرآن شریف کی یہ مقدس تعلیم بھی ہے کہ۔

وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا
اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

(سورہ کہف آیت ۵)

یعنی تا ان لوگوں کو اس (آنیوالے عذاب) سے ڈرایا جائے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کو اپنا بیٹا بنایا ہے۔

ایک اور مقام پر قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ

وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا
مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَّلَا وَلَدًا

(سورہ جن)

یعنی حقیقت یہ ہے کہ ہمارا پروردگار بہت بلند شان والا ہے نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ بیٹا۔

اسی سلسلہ میں ایک سکھ ودوان پروفیسر شیر سنگھ جی گیانی ایم۔ اے پی ایچ ڈی لکھتے ہیں کہ

"قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونے کے خیال کا زبردست رد کیا گیا ہے"

(گورت درشن صفحہ ۳۵)

اسلام دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جس نے خدا تعالیٰ کو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ بیان کیا ہے اور اس بات کا شدت سے رد کیا ہے کہ کسی کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیا جائے۔ ایسے مذہب کے ماننے والوں سے متعلق یہ کہنا کہ وہ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں ایک ایسا جھوٹ ہے جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

جب ہم سکھ کتب کا سرسری نظر سے مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سکھوں کے دسم گورو گوبند سنگھ جی نے خود کو واضح الفاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں خدا تعالیٰ کا بیٹا ظاہر کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد سری دسم گرنتھ میں موجود ہے۔

جس اپنا سنت کو ہے نوازہ
پنتھ پرچور کرے کو ساجا۔
(دسم گرنتھ صفحہ ۵۴)

مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ نے گورو گوبند سنگھ جی کے مندرجہ بالا قول کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ:۔

"گورو صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے اکال پورکھ (غیر فانی خدا تعالیٰ) نے اپنے بیٹے کا خطاب دے کر دنیا میں پنتھ کا پرچار کرنے کے لئے بھیجا ہے۔"
(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۰۵)

ایک سکھ ودوان نے گورو صاحب موصوف کو خدا تعالیٰ کا حقیقی بیٹا بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو رسالہ سنت سپاہی امرتسر جنوری ۱۹۵۹ء)

گورو گوبند سنگھ کی طرف سے خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونے کے دعویٰ کی خواہ کوئی بھی تشریح یا تاویل بیان کی جائے یہ حقیقت اپنی جگہ واضح ہے کہ ان کو یہ دعویٰ ان کے اپنے سے قبل سکھ گورو صاحبان اور گورو نانک جی سے خصوصاً الگ تھلگ کر دیتا ہے کیونکہ جہاں تک گورو نانک جی کا تعلق ہے ان کا کوئی ایسا دعویٰ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ پروفیسر شیر سنگھ جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ

"ہندوستان میں سکھ گورو (نانک جی) سب سے پہلے مہان پورکھ ہوئے ہیں جنہوں نے اوتاری خیال کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے خود کو اوتار یا پیغمبر یا خدا کا بیٹا کہلانے کا کوئی لالچ نہیں کیا۔"
(گورمت درش صفحہ ۳۵)

گورو گوبند سنگھ جی کا خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ خود سکھ ودوانوں کو بھی کھٹکتا ہے جیسا کہ سردار گوربخش جی ایڈیٹر پریت لڑی نے لکھا ہے کہ:۔

"میں نے تجھے اپنا بیٹا نوازہ ہے
تو جا کر ست دھرم کا پرچار کر۔
گورو نانک جی کی گدی کا دعویٰ
گورو پہلے گورو سے الگ نہیں ہو سکتا۔
اس دعویٰ میں گورو نانک جی کی حلیمی نہیں"
(اوتی پیشوا گورو گوبند سنگھ صفحہ ۱۳)

پس ان حوالوں سے واضح ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کو خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ ضرور تھا۔ اس بناء پر سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو گورو صاحب موصوف کو خدا تعالیٰ کا حقیقی بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔ اسلام نے تو خدا تعالیٰ کی طرف بیٹا منسوب کرنے کا رد واضح اور بیّن الفاظ میں کر دیا ہوا ہے۔ قرآن شریف کی ایسی واضح تعلیم کی موجودگی میں کوئی بھی مسلمان رسولِ پاک کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دینے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ یہ "اجیت" کے مضمون نگار کا سراسر بہتان ہے کہ مسلمان رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں مل سکتا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا بیٹا یقین کرتا ہو۔ ھٰذا بھتان عظیم

روزنامہ "اجیت" جالندھر کے مضمون نگار نے حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ تو ایک روحانی سیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو کروائی تھی۔ شاید "اجیت" کے مضمون نگار کو اس کا علم نہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کی تصدیق گورو نانک جی نے بھی کر دی ہوئی ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بالا صفحہ ۵۶۱۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۴۲۵)

سکھ کتب میں تو گورو نانک جی کا خدا تعالیٰ کے دربار میں جانا بھی بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ان کی وئیں ندی والی ساکھی میں ان کا گم ہو کر خدا تعالیٰ کے دربار میں جانا مذکور ہے جیسا کہ لکھا ہے

"ایک دن گورو نانک جی وئیں نام کی ندی میں نہانے گئے تو وہاں پر ایک سادھو ملے..... ملاقات ہوئی۔ سادھو نے کہا کہ اے بابا نانک تم کس کام کیلئے دُنیا میں آئے ہو.... سری گورو جی اس سادھو کے ساتھ تین دن گم ہو گئے تب لوگوں نے یہی یقین کیا کہ ندی میں ڈوب گئے ہیں۔ جب تین دن کے بعد سچ کھنڈ (خدا تعالیٰ کے دربار) سے واپس لوٹے کہ گاؤں کے قبرستان میں ڈیرہ ڈال دیا۔"
(اتہاس گورو خالصہ ہندی صفحہ ۹۳)

اس ساکھی پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور و معروف اداسی بزرگ مہاتما کلیان داس جی نے بیان کیا ہے

"جنم ساکھیاں.... لکھنے والوں کو یہ غلطی ہے کہ بغیر سوچ بچار کے لکھ دیا کہ گورو نانک جی وئیں ندی میں الوپ گئے اور خدا کے پاس گئے۔ وہاں سے گورمنتر لے کر واپس آئے تھے.... پس گورو نانک جی وئیں ندی میں گم نہیں ہوئے تھے اور نہ انہیں اس وقت گورمنتر ملا تھا۔"
(بھگتی کھوج حصہ اوّل صفحہ ۳۷۳)

جنم ساکھیوں میں بھی گورو نانک جی کا سورج، چاند اور ستاروں سے اوپر جانا اور بڑے بڑے پہاڑوں پر جا کر خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنا بیان کیا ہے۔ سردار کرم سنگھ جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ ایسی باتیں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کی نقل میں سکھ کتب کا حصہ بنائی گئی ہیں جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:

"یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ سارا جھمیلا مسلمانوں کی معراج کی ساکھی کی نقل ہے۔ مسلمانوں نے سات آسمان اور آٹھواں عرش تسلیم کیا ہے اور اس جنم ساکھی والے نے بارہ آسمان اور تیرھواں سچ کھنڈ مانا ہے ناظرین کیا یہ بات گورو صاحب کے منشاء کے خلاف ہے؟ گورو جی تو فرماتے ہیں کہ

"اکال پورکھ ذرّہ ذرّہ میں سمایا ہوا ہے.....
لیکن ہم جنم ساکھیوں کے پیچھے چل کر تسلیم کر لیں کہ خدا تعالیٰ "امریکار" پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہے۔ یہ کیسی اُلٹی بات ہے۔"
(کتک کہ بساکھ صفحہ ۸۱)

ایک اور سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ:۔

"حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مانند گورو صاحب بھی عرشوں پر یعنی سچ کھنڈ میں گئے اور وہاں اکال پورکھ نے انہیں اپدیش دیا یعنی گورو نانک جی کو ایک خاص مشن سونپا۔"
(گورمت درش صفحہ ۳۶)

وہ مشن کیا تھا اور آج اس مشن پر کون چل رہا ہے اس کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔

پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بھی مسلمان خدا تعالیٰ کا بیٹا تسلیم نہیں کرتا۔ اسلام نے اس بات کا واضح الفاظ میں رد کر دیا ہوا ہے کہ کسی بھی شخصیت کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دینا بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ گورو نانک جی بھی اسلام کے اس نظریئے کو اپناتے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے کلام میں خدا تعالیٰ کے بیٹے کی نفی کی ہے اور واضح الفاظ میں بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ ماں، باپ، بیوی اور بیٹے بیٹیوں سے پاک ہے۔
(ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۵۹۷، صفحہ ۱۰۲۷، صفحہ ۱۰۳۸، صفحہ ۱۲۷۹)

عجیب بات ہے کہ خود کو خدا تعالیٰ کا بیٹا ظاہر کرنے والے گورو گوبند سنگھ نے بھی یہ تسلیم کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں۔ (ملاحظہ ہو دسم گرنتھ صاحب صفحہ ۴، صفحہ ۲۴)۔ نیز رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کا مسئلہ بھی کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ گورو نانک جی نے اس کی تائید کی ہوئی ہے بلکہ سکھوں نے بھی اس کی نقل میں گورو نانک جی کا اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا تسلیم کیا ہے۔

(باقی)

وقفِ عارضی

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں، عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ قربان کرنے کے لیے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

احباب جماعت وقت کی قربانی اپنے رب کے حضور وقفِ عارضی کی صورت میں پیش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

وقفِ جدید کا کام

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مختلف مقامات پر وقفِ جدید کے معلّمین ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ان کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے۔ وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ وہ بچوں کو قاعدہ (یسرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں۔ نو عمر نوجوانوں کو قرآن ناظرہ پڑھا رہے ہیں۔ جن کو ترجمہ نہیں آتا انہیں ترجمہ پڑھا رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں"

(خطبہ جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۴ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ارادہ تھا کہ وقفِ جدید کو مالی لحاظ سے اتنا مضبوط بنایا جائے کہ اس کے ماتحت دس ہزار معلمین قریہ قریہ میں پھیل کر بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے روحانی نور سے روشن کریں۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو دوسرے چندوں کے ساتھ ساتھ چندہ وقفِ جدید میں بھی نمایاں مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے تاکہ سیدنا حضرت مصلح موعود کا یہ نیک ارادہ جلد پورا ہو اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کی خاطر مالی قربانی اور سادہ زندگی کی اہمیت

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ربوہ

جو لوگ فضول خرچی اور اسراف کے عادی ہوں یا لغو عادات مثلاً سگریٹ نوشی میں مبتلا ہوں وہ اگر خواہش بھی رکھتے ہوں تو دین کی خاطر کما حقہٗ مالی قربانی نہیں کر سکتے اور امکان ہے کہ آہستہ آہستہ ان کے دل سے قربانی کی خواہش بھی مفقود ہو جائے اور پھر یہ نوبت بھی آسکتی ہے کہ ان کے لئے مالی قربانی کا خیال بھی اُن کے دماغ پر ناقابل برداشت بوجھ معلوم ہونے لگے۔

اسی لئے حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کا اجراء سادہ زندگی کی تحریک سے ہی کیا تھا۔ جب تک ہم حدِ امکان تک اپنی زندگیوں کو سادہ اور ہر قسم کے تکلف سے پاک نہ بنائیں ہم دین کے لئے قربانی کر ہی نہیں سکتے۔

اسوۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے:۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ

یعنی اے رسول تو اپنے متعلق دو اعلان کر دے ایک تو یہ کہ میرے سب کام لِلّٰہی رنگ رکھتے ہیں جو کچھ میں کرتا ہوں محض اللہ تعالےٰ کی محبت اور رضاء کے حصول کی بناء پر کرتا ہوں۔ دنیا سے کچھ اجر نہیں طلب کرتا دوسرا اعلان یہ کہ میرے کردار کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ میری زندگی ہر قسم کے تکلف سے پاک ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کامل پر گامزن ہونے والے ایک سچے احمدی کا فرض ہے کہ اس کی زندگی ہر قسم کے تکلف سے پاک ہو۔ نہ لباس میں تکلف ہو نہ کھانے پینے میں۔ نہ زبان و تحریر میں اور نہ ہی کسی اور بات میں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے رزق کا جو بھی انتظام فرمایا ہوا ہو وہ اپنی ضروریات اس کے اندر رہ کر ہی پورا کرے۔ دوسرے لوگوں کی نقل میں یا معاشرہ کی عام رَو سے متاثر ہو کر بعض اخراجات کا بوجھ اٹھانا خواہ ذرائع آمدان کی اجازت نہ دیتے ہوں۔ یقیناً تکلف میں شامل ہے۔

بیاہ شادی کے اخراجات

ایک غریب آدمی جس کا عام گزارہ تنگی ترشی سے ہوتا ہے۔ اگر اپنے بیٹے کا ولیمہ کرے تو وہ ایسا بھی کر سکتا ہے کہ کچھ کھانا اپنی حیثیت کے مطابق تیار کرے اور اپنے چند دوستوں وغیرہ کو بلا کر کھلا دے۔ اگر وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے پلاؤ۔ زردہ کی دیگ نہ پکوائی۔ قناتیں نہ لگوائیں تو میری ناک کٹ جائے گی تو اس کا یہ عمل کہ خواہ مخواہ زیر بار ہو کر اخراجات برداشت کرے یقیناً تکلف میں شامل ہوگا۔ ویسے تکلف ایک نسبتی چیز ہے تکلف اور عدم تکلف کا انحصار۔ ایک انسان کی حیثیت پر منحصر ہوتا ہے۔

اصل دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ایک احمدی دنیا اور اس کے مفادات کو مقدم کرتا ہے یا دین اور اس کے تقاضوں کو۔ اور کیا دین اور اس کی ضروریات پر خرچ کو وہ اپنے محبوب اور دل پسند اخراجات میں شامل کرتا ہے یا کہ نہیں۔

مثلاً شادی بیاہ کی رسوم میں وہ اپنی حیثیت سے کہیں بڑھ کر۔ قرض لیکر بھی دلی انشراح اور خوشی کے ساتھ اخراجات کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔ مگر جب دین کے لئے مالی قربانی کا وقت آتا ہے تو وہ اس سے کنی کتراتا ہے اور چاہتا یہ ہے کہ کسی طرح اِس ادائیگی سے نجات مل جائے۔ جو کچھ دیتا ہے وہ ماحول کے دباؤ اور عہدیداروں کے بار بار کے تقاضوں کی وجہ سے تو ایسے شخص کو کس طرح دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا قرار دیا جا سکتا ہے

اگر وہ شادی بیاہ کے اُن اخراجات کا جنکا خدا تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حکم نہیں دیا۔ قرض لے کر بھی دلی خوشی سے بوجھ برداشت کرتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ دین کے لئے ایسا نہیں کرتا۔

بظاہر وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ دین کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنے دل میں ایسا جوش و ولولہ۔ فرحت و انبساط محسوس نہیں کرتا جو وہ اپنے بچوں کی شادی بیاہ کے اخراجات میں کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا تقاضا

یہ دَور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دَور ہے سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالےٰ کی سلامتی آپ پر ہو) اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اسی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں اگر کوئی ایک جملہ ایسا ہے جو سیدنا حضرت اقدس کی جملہ نصائح کا خلاصہ کہلا سکے تو ایسے جملوں میں سے ایک یہ ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"

انسان اگر بصیرت سے کام لے تو اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے کہ وہ دین پر خرچ کر کے ایسی خوشی اور ولولہ محسوس کرتا ہے یا کہ نہیں جیسی وہ اپنی دنیوی ضروریات اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کر کے محسوس کرتا ہے اگر دینی ضروریات پر خرچ کرنے سے دل پر بوجھ پڑے تو وہ سمجھ لے کہ میں اپنے دینی مقام و مرتبہ کے لحاظ سے معیار احمدیت سے کہیں دُور ہوں۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔

(پ ۸ الانعام: ۱۲۶)

یعنی جس شخص کے متعلق اسکی ایمانی اور عملی حالت کے پیش نظر اللہ تعالےٰ کا یہ ارادہ ہو جائے کہ اسے زندگی میں کامیاب و بامراد کرے اور منزلِ مقصود پر پہنچا دے۔

تو اس کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے احکام پر عمل کرنے کیلئے اور اسلام کی خاطر قربانی کرنے کے لئے اس کے دل کو کھول دیتا ہے اور جس شخص کے متعلق اس کی ناقص ایمانی حالت یا بدعملی کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہو کہ اسے گمراہی بربادی اور تباہی سے دوچار کر دے تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے احکام پر عمل کرنے اور اسلام کی خاطر قربانی کرنے کے سلسلہ میں اُس کے دل کو تنگ بلکہ بہت ہی تنگ کر دیتا ہے اور دین کی خاطر قربانی کرنے سے اسکو اس قدر تکلیف محسوس ہوتی ہے گویا کہ اس کا دم گھٹ رہا ہو پھر اس حالت میں وہ بلندی کی طرف چڑھ رہا ہو۔ کیونکہ بلندی کی طرف چڑھنے سے دم اور بھی زیادہ گھٹتا ہے اور اسی طرح اللہ تعالےٰ ان لوگوں پر جو حقیقی ایمان سے تہی دامن ہوں عذاب نازل کرتا ہے۔

یہ ہے وہ معیار جس کے ذریعہ ہمیں اپنی ایمانی اور عملی حالتوں کا جائزہ لینا چاہیئے اور اگر ہمیں اپنے اندر علامات منذرہ نظر آئیں تو ضروری ہے کہ ہم عاجزانہ طور پر اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں گر جائیں اور اپنی روحانی مرض کے علاج اور شفاء کے طالب ہوں۔ اگر کوئی شخص ہو تو شدید بیمار لیکن اپنی بیماری کے علاج سے غافل ہو تو اسکی یقینی ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے۔

پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا معیار قربانی پر پورا نہ اترتا ہو اور شدید روحانی بیماری میں مبتلاء ہو لیکن اپنی اس مہلک اور شدید بیماری کا احساس بھی نہ رکھتا ہو اور نہ اس کے علاج کی طرف توجہ کرے تو اس کی ہلاکت کا خطرہ بھی خطرہ ہے اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ

قربانی میں بشاشت قلبی

پس ایک احمدی کا مقام یہ ہے کہ وہ دین کے اخراجات میں دنیوی اخراجات کی نسبت زیادہ قلبی انبساط و فرحت محسوس کرے اور اس خوشی و انبساط کے حصول کے لئے وہ دنیوی اخراجات کو جس قدر بھی کم کر سکتا ہو کم کر دے۔ تکلف اسراف اور فضول خرچی کا کوئی حصہ۔ اس کی زندگی میں شامل نہ ہو جو مومن مذکورہ بالا قربانی کے معیار پر پورا اترتا ہو وہ لازماً دنیوی اخراجات میں ہر قسم کے تکلفات کو خود بخود کم کرتا چلا جائے گا۔ تا دین کی خاطر قربانی کرنے کی لذت اور خوشی کے نشہ روحانی سے زیادہ سے زیادہ سرشار ہو۔ اخراجات زندگی میں تکلف سے مراد ایسے اخراجات ہیں جنکا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے حکم نہ دیا ہو اور جو اس کی مالی حیثیت سے بڑھ کر ہوں اور آسانی سے پورا نہ ہو سکیں

حرف آخر

خدا کرے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ معیار کے مطابق۔ دین کے احکام پر عمل کرنے کے لئے اور دین کی خاطر قربانی کرنے کے لئے شرح صدر کا کمال حاصل ہو۔ اور اپنے دنیوی اخراجات سے کہیں بڑھ کر ہم دینی اخراجات میں خوشی اور لذت محسوس کریں۔

جس چیز میں انسان لذت محسوس کرے اس میں طبعاً اضافہ چاہتا ہے۔ ایسی حالت میں ہم اپنی دینی قربانیوں میں اضافہ کرتے چلے جائیں گے اور دنیوی اخراجات میں کمی کرتے چلے جائیں گے اور تکلفات سے تو بکلّی پرہیز کریں گے۔ کیونکہ تکلفات میں پڑنا۔ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے سراسر خلاف اور متضاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا صحیح محاسبہ کرنے اور اپنے روحانی اور دینی مقام کا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اُن عباد صالحین میں شامل فرمائے جنہیں دین کے احکام سے اور دین کی راہ میں قربانی کرنے سے ایک طبعی موافقت اور انس پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی محبت ذاتیہ کی وجہ سے خود بخود قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

اجتماع

سینتیسواں سالانہ

۲۳، ۲۴، ۲۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش
اکتوبر ۱۹۸۱ء
بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

ایوانِ محمود احاطہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

میں منعقد ہو رہا ہے

اطفال اس اجتماع میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات اور بزرگان سلسلہ کی نصائح سنیں گے اور علمی و ورزشی مقابلوں کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور عبادات میں وقت گزاریں گے۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

درخواستِ ہائے دعا

• خاکسار کے والد محترم شیخ سکندر علی صاحب کے کولہے کی ہڈی گر پڑنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے ۱۱ اگست کو آپ کا فیصل آباد میں اپریشن ہوا ہے۔ کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ عبدالغفور مکان نمبر ۶۰۵ فلک سٹریٹ جھنگ صدر)

• برادرم مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ایم سی پی کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ۱۳ اگست کو مشن ہسپتال جلال پور جٹاں میں ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے البتہ کمزوری کافی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے آمین۔ (نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ سیالکوٹ)

• میرا بچہ ثاقب حفیظ کافی دنوں سے بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے

(حفیظ اللہ چٹھہ اسلام آباد)

• میری اہلیہ محترمہ بعارضہ دمہ بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز میرا پوتا ظہیر احمد اڑھائی سال سے بیمار چلا آرہا ہے علاج کے نتیجہ میں کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ ہر دو مریضوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد حسین پنڈی دھوتڑاں)

• خاکسار عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے نیز بعض گھریلو پریشانیاں لاحق ہیں احباب سے اپنی مکمل شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مظفر احمد بھٹی رحمت بازار ربوہ)

• میرے سب سے چھوٹے بہنوئی امانت علی صاحب آف قصور کی ۲۰ جولائی کو قصور سے لاہور جاتے ہوئے ویگن کے ایکسیڈنٹ میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ جنرل ہسپتال لاہور میں ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑ کر پلستر کر دیا ہے۔ اب یہ پلستر ۳۱ اگست کو کھولا جائے گا۔ افراد خاندان حضرت اقدس، بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت عطا فرمائے اور ہڈی صحیح طور پر جڑ جائے۔ (شیخ کرامت فاروق ۲۱ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

• میری بہو امۃ السلام بمعہ میرے پوتے کے اپنے خاوند رانا محمد زکریا کے پاس گئی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور میرے لڑکے کو سفر و حضر میں خیریت سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین (رانا محمد یوسف ۵/۵ دارالبرکات ربوہ)

یاد رکھیئے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے فَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کہ اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کو دوسروں تک پہنچاتا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعام میں حصہ دار بن سکیں۔

چودھویں صدی کا سب سے بڑا انعام حضرت اقدس کا ظہور ہے اس نعمت کی اشاعت کرنا ہمارا فرض ہے اور اسی فرض کی ادائیگی کے لیے ماہ اگست ستمبر میں مجالس انصار اللہ ایک ہفتہ اصلاح وارشاد منا رہی ہیں جس میں (۱) مجالس سوال و جواب۔ (۲) سلائیڈز۔ مووی فلم وی۔ سی۔ آر کے ذریعہ تبلیغی مساعی سے احباب کو متعارف کرانا (۳) زائرین ربوہ کے وفود کا انتظام کرنا شامل ہیں۔ ناظم صاحب ضلع اپنی مجالس کے حلقے بنا کر ہفتہ اصلاح وارشاد کی تاریخیں مقرر کر کے مجالس سے عملدرآمد شروع کروا دیں اور ہمیں بھی تفصیلی پروگرام سے مطلع رکھیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا محمد یعقوب صاحب (مہاجر ڈیرہ بابا نانک) قادیان حال فیصل آباد بقضائے الٰہی مورخہ ۱۰ رمضان ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۸۱ء بروز سوموار شام ۵½ بجے تقریباً پچاس سال کی عمر میں وفات پا کر اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ پیدائشی احمدی بھتی آپ کے والدین علی وال ضلع گورداسپور سے ہجرت کر کے قادیان رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ پاکستان بننے پر اپنے اکلوتے لڑکے محترم احمد دین صاحب کے ساتھ سمندری ضلع فیصل آباد جا کر آباد ہو گئے۔ اب یہ تینوں یعنی میرے نانا۔ نانی اور ماموں مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہیں

مرحومہ وفات کے دن ۵ بجے شام تک ہشاش بشاش اور صحت کی حالت میں تھیں کہ اچانک خدا تعالیٰ کا بلاوا آگیا اور آدھ گھنٹہ کے اندر اندر اس کے حضور حاضر ہو گئیں ؏

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

اگلی صبح ۷ بجے جنازہ ربوہ سے جایا گیا جہاں ۱۱½ بجے قبل دوپہر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کی گئیں۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ نے آخری دعا کروائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری والدہ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند درجات سے نوازے اور ہمیں اس اچانک صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت اور صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(مرزا محمد ایوب ولد مرزا محمد یعقوب صاحب ساکن فیصل آباد نزد نشاط آباد ریلوے اسٹیشن سنت سنگھ والا چک ۲۰۷ ڈاکخانہ احمد آباد ضلع فیصل آباد)

ارشاداتِ حضرت مصلح موعود

(۱) "خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ ٹونے ٹوٹکے، تعویذ، گنڈے۔ جنتر منتر سب فریب اور دھوکے ہیں جو پیسے کمانے کے لئے کسی نے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ سب لغو اور جھوٹی باتیں ہیں۔ ان کو ترک کرو۔ ایسا کرنے والوں سے خدا تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے۔"

(۲) "کسی کی غیبت نہیں کرنی چاہیئے کیا اپنے نقص کم ہوتے ہیں کہ دوسروں کے نقص بیان کرنے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ دوسروں کے عیب نکالنے کی بجائے اپنے عیب نکالو تا کہ تمہیں کچھ فائدہ ہو۔ دوسروں کے عیب نکالنے سے سوائے گناہ کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔"

(سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان "ماہنامہ انصار اللہ" ربوہ

سالانہ چندہ :- پندرہ روپے (صرف) ——— مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد (مقامی) کا دورۂ مریدکے

مورخہ ۶ اگست بروز جمعرات شام ۴ بجے محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) مریدکے پہنچے۔ نماز مغرب کے بعد درس دیا جس میں فاستبقوا الخیرات اور سورہ حجرات کے دوسرے رکوع کی چند آیات کا ترجمہ و تفسیر بڑے اچھے رنگ میں بیان کی۔ بعد ازاں تین غیر از جماعت دوستوں سے رات ۱۱ بجے تک مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ ۷ اگست کو نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں احباب جماعت کو نظام وصیت کے قیام کی غرض سے مطلع کیا اور جماعتی عہدیداروں کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی جان اور مال اور عزت سب کچھ خدا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربان کر دیں ہم نے احمدیت کو اس لئے قبول کیا کہ ہر شخص باخدا انسان بن جائے۔

نماز مغرب وعشاء جمع کیں کیونکہ ۸½ بجے سلائیڈز کا پروگرام تھا مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب کی کوٹھی کے وسیع لان میں یہ سب انتظام کیا گیا جو ۹ بجے تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم مشتاق احمد صاحب انور نے سورہ جمعہ کے پہلے رکوع کی تلاوت کی۔ پھر مکرم شاہ صاحب نے نصف گھنٹہ تقریر کی ساڑھے ۹ بجے سلائیڈز دیکھانی شروع کی گئیں اور ساڑھے ۱۰ بجے یہ پروگرام دعا کے ساتھ ختم ہوگیا۔ اس اجتماع میں ۲۰۰ کے قریب احمدی مرد و زن شریک ہوئے اور سوا سو کے قریب غیر از جماعت شامل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(چوہدری صفدر نذیر جاوید مربی سلسلہ علیہ احمدیہ مقیم مریدکے)

المناک حادثہ

خاکسار کے برادر نسبتی عزیزی بشارت احمد قمر ابن محترم محمد یوسف صاحب آف فتح دین بلڈنگ پشاور عین عالم شباب میں اپنے والدین، نوجوان بیوی اور بہنوں بھائیوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹ اگست ۱۹۸۱ء کو ایک جانکاہ حادثہ کا شکار ہوئے فوراً لیڈی ریڈنگ ہسپتال پہنچایا گیا لیکن کوئی پیش نہ گئی اور حادثہ کے ۲۲ گھنٹہ بعد اپنی جاں جان آفریں کے سپرد کر دی۔ عزیز مرحوم کی عمر ابھی صرف ۲۶ برس کی تھی اور شومئی قسمت یہ کہ شادی ہوئے ابھی ایک سال بھی پورا نہیں ہوا تھا۔ عزیز نہایت ہی خلیق، ملنسار اور خدمت خلق میں پیش پیش رہتے تھے اپنے احباب وحلقہ اثر میں نہایت ہر دلعزیز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب کی ایک کثیر تعداد بھی وفات کی خبر سن کر گھر پر جمع ہوگئی۔ نماز جنازہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی احباب نے بھی شمولیت کی۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں محترم امیر مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے قبرستان عام میں تدفین کی اجازت مرحمت فرمائی۔ نماز جنازہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی جس میں سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔ بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان خصوصاً عزیز کے والدین، نوجوان بیوی اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

اللھم اغفر لہ وارحمہ وارفع درجاتہ فی اعلیٰ علیین۔

(عزیزہ عبد الرشید یحییٰ۔ سابق مبلغ امریکہ حال ربوہ)

صف دوم معلمین کی گیارہویں کلاس

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں اب پھر یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاان کی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔ اس کلاس میں شامل ہونیوالے احباب آتے وقت اپنے مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام وطعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امراء اضلاع اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

صنعتی نمائش بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ

اس سال لجنہ اماء اللہ کی سالانہ صنعتی نمائش انشاء اللہ تعالیٰ اجتماع کے موقعہ پر لگائی جائے گی۔

تمام شہروں کی لجنات اس میں شرکت کرنے کی کوشش کریں۔ مگر اس بات کو ضرور مدنظر رکھیں کہ ہمارے پاس جگہ بہت کم ہے۔ اس لیے اشیاء تعداد میں کم مگر معیاری لائیں۔ بازار سے خریدی ہوئی چیزیں نہ لائیں۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارکردگی

ماہ رواں کے آغاز میں تمام مجالس انصار اللہ کو چھپے ہوئے ماہانہ رپورٹ فارم مہیا کر دیے گئے ہیں۔ زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ ماہانہ رپورٹ کارگزاری باقاعدہ فارم پُر کر کے مرکز کو ارسال کیا کریں۔

ماہانہ رپورٹیں مرکز کو ہر ماہ کی دس تاریخ تک ہر حال میں ارسال کرنا ضروری ہیں امید کی جاتی ہے کہ ماہ وفا/جولائی کی رپورٹ کارکردگی مرکز میں بروقت موصول ہوں گی۔ جزاکم اللہ۔

قائد عمومی

(مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(براہین احمدیہ حصہ سوم)

اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ انوار قرآنی دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ رہے ہیں۔ قرآن کریم کی اشاعت کثرت سے ہو رہی ہے۔ ہم نے دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرانا ہے۔ کام جاری ہے اپنی مالی قربانیوں میں اپنے قدم آگے سے آگے بڑھاتے جائیے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائیے اور اللہ تعالیٰ کے حضور کامیابی کے لئے دعائیں بھی جاری رکھیے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

۱۔ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے مجالس جلد واپس بھجوا دیں۔

۲۔ ماہ اگست کے مطالعہ کی کتاب "گناہ سے نجات مقرر ہے اور
ماہ ستمبر " " " " آئینہ کمالات اسلام" مقرر ہے۔

خدام مطالعہ فرمائیں

۳۔ مرکزی مقالہ نویسی بعنوان "جنگ موتہ وغزوہ احزاب" حجم دس ہزار الفاظ

اول انعام	:	۷۰۰/- روپے
دوم "	:	۵۰۰/- "
سوم "	:	۳۰۰/- "

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء جو کہ گذر چکی ہے مجالس فی الفور مقالے مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب درویش مورخہ ۳۱ جولائی و یکم اگست ۸۱ کی درمیانی شب وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم پر مورخہ ۳۰/۸۱ دل کا پہلی بار حملہ ہوا۔ فوری طبی امداد مل جانے پر طبیعت سنبھل گئی۔ دوسرے دن مقامی ڈاکٹر صاحب کے کلینک میں خود جاکر داخل ہوئے۔ وہاں بھی وقفہ سے دوبار ہارٹ اٹیک ہوا۔ رات دس بجے کے قریب تیسری بار دل کا شدید حملہ ہوا۔ جس کی تاب نہ لاتے ہوئے اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مکرم مستری صاحب مرحوم کا شمار ان درویشوں میں ہوتا ہے جو ابتدائی زمانہ درویشی میں مصائب و آلام کا مقابلہ کرتے ہوئے نہایت انشراح صدر سے خدمت سلسلہ بجا لاتے رہے اور اس ۳۳ سالہ طویل زمانہ میں کبھی بھی کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ مرحوم نیک، مخلص، پابند صوم و صلوٰۃ اور بہت محنت اور لگن کے ساتھ کام کرنے والے تھے۔ مستری صاحب مرحوم کے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی تھی۔ جو صغر سنی میں ہی فوت ہو گئی۔ اس کے بعد اور کوئی اولاد نہ ہوئی۔ پہلی بیوی کی وفات پر خانپور ملکی (صوبہ بہار) میں دوسری شادی کی۔ جس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ انھوں نے ان بچوں کی پرورش اور تربیت بڑے پیار و محبت کے ساتھ کی۔

یکم اگست کی صبح کو محترم امیر صاحب مقامی قادیان نے مغموم درویشوں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کا خود کفیل ہو۔

(ناظر خدمت درویشان)

نہایت ضروری اعلان برائے انعامی تمغہ جات

(۱) جملہ احمدی طلباء و طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۵/۸۱ کے بعد ۱۵/۹/۸۱ تک جو بھی طالبہ یا طالب علم بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں اوّل۔ دوم۔ سوم آئے وہ نظارت تعلیم کو بلا توقف فوری طور پر مطلع کرے۔ ایسی اطلاعات نظارت تعلیم میں زیادہ سے زیادہ ۱۵/۹/۸۱ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(۲) ضروری ہوگا کہ اس سلسلہ میں متعلقہ بورڈ یا یونیورسٹی کے ذمہ دار افسر کی طرف سے سرٹیفکیٹ امیر صاحب جماعت متعلقہ کی وساطت سے ان کی رپورٹ کے ساتھ بھجوایا جائے۔

(۳) اس سرٹیفکیٹ میں صراحت سے ذکر ہو کہ طالبہ یا طالب علم مذکور نے کل اتنے نمبروں میں سے اتنے نمبر حاصل کر کے اول۔ دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ شائع شدہ نتیجہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی حتی الوسع ضرور بھجوائی جائے۔

(۴) طالبات جو صرف طالبات میں اول۔ دوم یا سوم پوزیشن بورڈ یا یونیورسٹی میں حاصل کریں۔ وہ بھی ان انعامی تمغہ جات کی مستحق ہوں گی۔ بشرطیکہ وہ کل طلباء و طالبات میں پہلی بیس پوزیشنوں کے اندر آتی ہوں۔ اس امر کے لئے بھی تصدیقی سرٹیفکیٹ آنا ضروری ہے۔

(۵) بی اے / بی ایس سی آنرز (سہ سالہ کورس) کے طلباء ان تمغہ جات کے تب مستحق ہوں گے۔ اگر وہ بی اے / بی ایس سی کے متعلقہ مضمون کے امتحان میں اول۔ دوم یا سوم آنے والوں کے کم از کم برابر فی صدی مارکس حاصل کریں۔ انہیں اسی بارہ میں بھی حسب بالا بورڈ یا یونیورسٹی سے سرٹیفکیٹ بھجوانا ضروری ہوگا۔

(۶) اطلاع دینے والے طلباء اپنا پورا پتہ لکھیں۔ نیز فون نمبر بھی۔ جس پر اُن سے رابطہ ہو سکتا ہے (اگر ایسا ممکن ہو)

(۷) امیدواران انعام کا (جو اپنے نام بھجوائیں) فرض ہوگا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۱۵/۹/۸۱ تک نظارت تعلیم سے رابطہ پیدا کریں۔ تا انہیں انعامات کے بارہ میں آخری فیصلے۔ نیز دیگر ضروری معلومات سے مطلع کر دیا جائے۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

خدام بھائی توجہ فرمائیں

جیسا کہ خدام کو معلوم ہے کہ شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے باقاعدہ طور پر (ٹائپ، شارٹ ہینڈ) اردو، انگلش کی کلاسز کا انتظام موجود ہے خدام سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ٹائپ، شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہر پڑھے لکھے خادم کو پیش آسکتی ہے۔ امید ہے خدام زیادہ سے زیادہ توجہ فرماویں گے۔

مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ برائے محررین

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں تعلیمی قابلیت کم از کم مولوی فاضل، میٹرک اور بی۔ اے تمام مضامین پاس ہونے چاہییں۔ ایسی درخواستیں ۲۴/۸۱ تک ناظر دیوان صدر انجمن کو موصول ہو جانی چاہییں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

۱۔ نام امیدوار معہ ولدیت و مکمل پتہ۔

۲۔ تاریخ پیدائش ۳۔ تعلیمی قابلیت معہ فوٹو اسٹیٹ کاپی سند

۴۔ سابقہ تجربہ ۵۔ صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ

۶۔ چال چلن نیز دینی حالت کے متعلق امیر و پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

۷۔ شعائر اسلامی کے پابند ہوں۔ ۸۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔

۹۔ امیدواران کو تحریری امتحان اور انٹرویو بھی دینا ہوگا۔ امتحان کارکنان درجہ دوم میٹرک کے سٹینڈرڈ کے مطابق اور گریجوایٹ یا اس سے زائد تعلیم کے امیدواران کا کارکنان درجہ اوّل کے مطابق امتحان لیا جائے گا۔

کارکنان درجہ دوم کا گریڈ امتحان کمیشن پاس کرنے کی صورت میں ۲۸۰-۱۲-۳۴۰/۱۴-۵۰۸

کارکنان درجہ اوّل کا گریڈ امتحان کمیشن پاس کرنے کی صورت میں ۳۲۰-۱۴-۳۹۰/۱۸-۶۰۶

ملے گا۔ امداد گندم، امداد موسم سرما اور علاج کی سہولتیں اس کے علاوہ ہوں گی۔

کارکنان درجہ اوّل و دوم کے نصاب کا اعلان اخبار الفضل میں کیا جا رہا ہے۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ کے لیے ضروری اطلاع

امیدواران ملازمت صدر انجمن کا امتحان جس کا اعلان اخبار الفضل مورخہ ۸/۸۱ میں ہو چکا ہے۔ اس کا امتحان انشاء اللہ مورخہ ۲/۹/۸۱ بروز بدھ بوقت ۸ بجے صبح اور انٹرویو مورخہ ۳/۹/۸۱ بروز جمعرات بوقت ۹ بجے صبح ہوگا۔ امیدواران وقت مقررہ پر دفتر نظارت دیوان میں تشریف لے آئیں۔

کاغذ، قلم وغیرہ ہمراہ لائیں۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جانؒ

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ

(بالمقابل ایوان محمود)

میں ۲۷ اور ۲۸ اگست کو مطب فرمائیں گے

جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک

اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

منیجر مشہور دواخانہ ربوہ

دماغی امراض مثلاً مرگی اور مالیخولیا کے تسلی بخش علاج کے لیے

رجسٹرڈ

حکیم عبدالعزیز

دواخانہ

چک چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴